حا فظ سعید آف جماعت الدعوہ کے برادر محترم اور عاطف بیگ کے استاد محترم جناب حامد کمال الدین کے با طل اور مردود نظریا ت و افکار کا رد

(جس طرح عاطف بیگ آج فیس بک پر شام کے جہاد کی حمایت کی آڑ میں اس کی قبر کھودنے کی ناکام کوشش کررہا ہے اور اس کے لئے جو افکار و نظریات پھیلارہا ہے وہ دراصل اس کے گڑھے ہوئے نہیں ہیں بلکہ یہ اس کے استاد حامد کمال الدین جوکہ آئی ایس آئی کے غلام حافظ سعید کے بھائی ہیں ،ان کے تراشیدہ ہیں ۔ چناچہ حامد کمال الدین کے باطل نظریات کے رد پر ادارہ الموحدین نے ایک کتاب کا اجراء کیا تھا ۔انشاء اللہ ہم اس کو قسط وار مطالعہ کریں گے تاکہ ایقاظی و عاطفی فتنےکو سمجھ سکیں اور اس سے بچ سکیں)

(تَحْسَبُہُمْ اَیْقَاظًا وَّہُمْ رُقُوْدٌ)

تم گمان کرتے ہوکہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سورہے ہیں""

(مسلم علاقوں بشمول پاکستان پر مسلط طواغیت کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کی مخالفت کے حوالے سے حامد کمال الدین اور ان جیسے دیگر

دانشوروں کی آراء کا شرعی محاکمہ)

تالیف

شیخ ابو مصعب الخراسانی

مقدمۃ

بحکم باری تعالیٰ :

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ﴾﴿البقرة:٦١٢﴾

”تم پرقتال کرنا فرض کیا گیا ہے جوکہ تمہیں ناگوار گذرتاہے “۔

اور بارشادنبوی صلی اللہ علیہ وسلم :

((والجهاد ماض الیٰ یوم القيمة))

(المعجم الأوسط للطبرانی ج۱۰ص۸۴رقم:۱۳۹۴۔سنن البیہقی ج ۹ص۱٥۶رقم ۴۷۵۷۱)

”جہاد قیامت تک جاری رہے گا“۔

کی بنیاد پر جہاد ہرمسلمان پر فرض قرار پایا ،چاہے وہ اقدامی جہاد(مثلاًاسلامی سرحدات کی توسیع یا ان کی نگہبانی) کی وجہ سے فرضِ کفایہ کی صورت میں ہویا دفاعی جہاد (مثلاًمقبوضہ علاقوں کی

بازیابی ،مسلمان قیدیوں کی رہائی، حاکم کے کفر بواح کے ظہور)کی وجہ سے فرضِ عین ہونی کی صورت میں ہو۔

چناچہ اسی فرض کو سامنے رکھتے ہوئے نبی الملاحم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اور ان کے بعد ان کے متبعین نے تواتر کے ساتھ یہ جہاد جاری رکھا اور اسی منہج کی پیروی کرتے ہوئے آج ابطالِ امت افغانستان و پاکستان سے لے کر عراق و یمن تک اور مغرب اسلامی(الجزائر وغیرہ)سے لے کر مشرق بعید (انڈونیشیاء)تک اس فرض کی ادائیگی میں اپنا مال وجان دونوں لٹارہے ہیں اور یہ سلسلہ تاقیامِ قیامت تک انشاء اللہ جاری رہے گا۔

یہی وجہ ہے کہ دشمنان اسلام کی دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ہر دور میں یہ کوشش رہی ہے کہ اس فرض کی ادائیگی سے مسلمانوں کو بہر صورت کسی طرح روکا جاسکے ۔چناچہ اس سلسلے میں ایسے اشکالات اور ابہامات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی رہی تاکہ ایک طرف بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کے ذہنوں‌کوپراگندہ اور اس فرض کے حوالے سے متشکک کیا جاسکے اور ساتھ ساتھ دنیا کے عارضی لذتوں کے طالب کلمہ گومسلمانوں کو راہِ فرار بھی مل سکے ۔

چناچہ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہویا آج کا دورِ دجّالیت میں دنیائے فانی کے طالبوں کی یہی صدا ہوتی ہے کہ :

﴿ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ﴾(النسآء:۷۷)

”اے ہمارے رب! ہم پرقتال کرنا کیوں فرض کردیا گیا؟“

اور یہ کہ :

﴿نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ﴾(المائدۃ:۲۵)

”ہمیں ڈر لگتاہے کہ ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں“۔

اور جہاد سے راہ فرار اختیار کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں،جن کا ذکر قرآن ان الفاظ میں کرتاہے :

﴿شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَہْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِہِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ﴾

اپنے اموال اور بال بچوں نے مشغول کررکھا ،آپ ہمارے لئے استغفار کریں ﴿حقیقت یہ ہے کہ ﴾یہ لوگ زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جوکہ ان کے دلوں میں نہیں “۔(الفتح:۱۱)

﴿ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ وَمَا ہِیَ بِعَوْرَۃٍ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا﴾ (الاحزاب:۳۱)

”بے شک ہمارے گھر خطرے میں ہیں ،حالانکہ وہ خطرے میں نہ تھے بلکہ وہ راہ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے“۔

اور اپنے اس جرمِ عظیم کو چھپانے کے لئے بھولے بھالے مخلص مسلمانوں کو بھی مختلف اشکالات و تاویلات کے ذریعے اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔کہیں حالات کی تنگی سے ڈراتے ہیں‌توکہیں فتنہ

میں پڑنے کا رونا روتے ہیں، کہیں قتال کو فساد سے تعبیر کرتے ہیں تو کہیں قتال میں ہونے والی شہادتوں پر واویلا مچاتے ہیں، قرآن کریم ان کو یوں بیان کرتاہے؛

﴿لاَ تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَہَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ کَانُوْا یَفْقَہُوْنَ﴾(التوبۃ:۱۸)

”سخت ﴿حالت ﴾گرمی میں نہ نکلو ۔ان سے کہو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے ،کاش کہ ان لوگوں کو اس کا شعور ہوتا“۔

﴿وَمِنْہُم مَّنْ یَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ وَلاَ تَفْتِنِّیْ اَلاَ فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا﴾(التوبۃ:۹۴)

”اور ان میں سے کوئی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے تو رخصت ہی دیجئے اور مجھ کو فتنے میں نہ ڈالئے ۔سن رکھو!فتنے میں تو یہ لوگ پڑچکے ہیں “۔

﴿اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِہِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَؤُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾

”یہ وہی لوگ ہیں جوکہ خود تو بیٹھے رہے اور ان کے جودوسرے بھائی بند لڑائی میں مارے گئے ان کے متعلق کہنے لگے کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو یوں نہ مارے جاتے ۔ان سے کہو کہ اگر تم اپنے اس قول میں سچے ہوتو خود تم پر جو موت آنے والی ہے اس کو ٹال کر دکھائو“۔(آل عمران: ۸۶۱)

لیکن عصر حاضر میں چونکہ دجل وفریب زیادہ پھیل چکا ہے اور جھوٹ زبان پر زدِ عام ہے لہذا آج مخلص مسلمانوں کو جہاد کے فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے دو مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں :

(۱).جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف تاویلات کرنااور جہاد کی فرضیت کو ایسی شرائط سے مشروط کرنے کی کوشش کرنا جن کا شرعی طور پر کوئی وجود ہی نہ ہو۔

(۲).اگر پہلا طریقہ کارگر نہ ہو تو پھرعام مسلمانوںکے ذہنوں میں جہاد کے لئے کھڑے ہونے والوں سے متعلق مختلف شکوک و شبہات پیدا کرنااور ان کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرنا یا پھر جہاد کی ادائیگی کو مخصوص علاقے تک محدود کرنے کی کوشش کرنا ۔

بس یہی دوہتکنڈے مملکت خداد اد پاکستان میں بھی بھرپور طریقے سے استعمال کئے گئے اور اب تک کئے جارہے ہیں :

اوّلاً یہ کہ اہلیانِ پاکستان کے ذہنوں میں جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختلف شکوک و شبہات پیدا کئے گئے اور جس کا سلسلہ تاحال جاری ہے او ر اس کام میں نہ صرف پرنٹ اور الیکڑانک میڈیا پوری قوت کے ساتھ مصروف عمل ہے بلکہ اہل علم و دانش میں سے بھی بعض کا معاملہ یہ ہے کہ وہ اس کی فرضیت کے قائل ہی نہیں ۔

دوم یہ کہ پاکستان میں نافذ کفریہ نظام قانون کے ساتھ ساتھ حکومت اور فوج کا مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاری کا فرنٹ لائن اتحاد ی بننے اور ان کی خوشنودی اور ڈالروں کی چمک کے پیچھے لال مسجد

سے لے کر سوات و باجوڑ میں آپریشن کے نام پر مسلمانانِ پاکستان کا قتل عام کرنے ،ان کے مال و املاک کو برباد کرنے کی وجہ سے اہلیانِ پاکستان پر فریضہ جہاد کے فرضِ عین ہونے کے باوجود ان کو اس فریضہ کی ادائیگی سے روکنے کے لئے جو دوسرا طریقہ اختیار کیا گیا اس کی مختلف جہتیں ہیں :

الف ؛.جہاد فی سبیل اللہ کو صرف چندعلاقوں مثلاًکشمیر و افغانستان تک محدود کرنے کی کوشش کی گئی اوران کے علاوہ دوسرے علاقوں خاص کر پاکستان میں اس کو بغیر کسی دلیل و برہان کے بالکل ممنوع اور غیر شرعی قرار دیا گیا۔

ب؛.﴿وَأُشْرِبُوا فِيْ قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾ (البقرة:۳۹)"اور ان کے کفر کے بسبب ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت بسادی گئی "،کی مانند "وطن پاکستان "کی محبت اول دن سے ہی ایک سازش کے تحت عام مسلمانوں کے قلوب و اذہان میں پیوست کی گئی اور ساتھ ساتھ کفریہ آئین و قانون کے تسلسل کے ساتھ نفاذ کے باوجود پاکستان کو "اسلام کا قلعہ" قرار دیا جاتا رہا اور اس کفریہ نظام حکومت کی محافظ فوج کو "مقدس گائے "کا درجہ دے کر ہر قسم کے کفر و معصیت اور جرائم کے باوجوداسے"پاک فوج"قرار دیا گیا ۔ لہذااسلام کے نام پر حاصل کئے گئے پاکستان میں آج تمام کفر وشرک کے ظہور کے باوجود اس کی بیخ کنی کرنے اور شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے علم جہاد بلند کرنے کو "جرمِ عظیم "قراردیتے ہوئے فتنہ وفساد سے تعبیر کیا گیا۔

ج؛.جب ان دوباتوں سے کام نہیں بناتوعام مسلمانوں کے ذہنوں کو مجاہدین سے بدگمان کرنے کے لئے پاکستان میں علمِ جہاد بلند کرنے

والے قائدین کے کردار کو مشکوک بنانے کی کوشش جارتی رہی ،نامختون سے لے کر زانی قرار دینے تک ،را ئ اور موساد کا ایجنٹ قرار دینے سے لے کر بلیک واٹر کا تنخواہ دار قرار دینے تک ہر قسم کی الزام تراشی اور بہتان درازی سے کام لیاگیا۔

د؛.یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے والوں میں موساد اور بلیک واٹر کے ایجنٹ داخل ہوگئے ہیں لہذا یہاں جہاد کسی فتنہ و فساد سے کم نہیں۔حالانکہ دورنبوی صلی اللہ علیہ وسلم میںبھی مسلمانوں کی صفوں موجود یہود کے ایجنٹ "منافقین "کی موجودگی کے باوجود آپ صلی اللہ وسلم کی طرف سے جہاد کے فریضے کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھاگیا اور آج بھی افغانستان سمیت دیگر علاقوں میں مجاہدین کی صفوں میں شامل سی۔ آئی۔ اے ۔اور موساد کے ایجنٹوں کی موجودگی کے علی الرغم مجاہدین جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

م؛.پوری دنیامیں اور خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں جہاد کے عمل کو روکنے کے لئے عوام الناس کے ذہنوںمجاہدین کے حوالے سے "اچھے اور برے " کے عنوان سے تفریق کرنے کی کوشش کی گئی ۔مثلاً پوری دنیا میں القاعدہ کوتمام برائیوں کی جڑا اور طالبان کو اچھا قرار دینے کی کوشش کی گئی ۔پاکستان میں افغان طالبان کو فرشتہ صفت اور حق بجانب قرار دیا گیا اور دوسری طرف پاکستانی طالبان کو شیطان صفت اور باطل پرست قرار دیا گیا ۔

ہ؛.   ایک پروپیگنڈہ خصوصیت کے ساتھ یہ کیا جاتا رہا کہ ملاعمر حفظہ اللہ نے کی جانب سے پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے کی پابندی ہے اور جوبھی یہاں علم جہاد بلند کررہا ہے وہ دراصل ملاعمر حفظہ

الله کے امر کی خلاف ورزی کرکے امر میں خیانت کا مرتکب ہورہا ہے ۔لہذا پاکستان میں علم جہاد بلند کرنا غیرشرعی عمل اور "خلاف امر"کام ہے۔چناچہ اسی قسم کی دیگر اور مردود و باطل تاویلات ہیں جوکہ پاکستان میں علم جہاد بلند کرنے سے روکنے کے لئے کی جاتی ہیں ۔

افسوس صد افسوس!کہ ان تمام تاویلات کو پروپیگنڈے کے صورت میں خوب بڑھاچڑھا کر پیش کرنے والوں میں نہ صرف ملکی اخبار و جرائد اور ٹی وی چینلز لگے ہوئے ہیں بلکہ اہل علم و دانش کی وہ عظیم اکثریت جو کہ جہاد کی فرضیت کے قائل بھی ہے اور جہاد کے" فرض عین" کی تمام صورتوں سے واقف بھی ہیں ،وہ بھی اپنے حلقہئ احباب اور عوام الناس میں اس پروپیگنڈے کے پرچار میں لگے ہوئے ہیں ، جس کی وجہ سے عام مسلمان پاکستان میں جاری و ساری کفریہ قانون اور نظام طاغوت کے باوجود جہاد جیسے فریضے سے متعلق بے یقینی کا شکار ہیں۔گویا کیفیت یہ ہے کہ :

ہائے! لُٹ گیا یقیں مرکزِ یقین پر

ان ہی شخصیات میں ایک ایسی شخص کا نام بھی شامل ہے جس کو علمی لحاظ سے پاکستان میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن ان کے بیانات اور ان کے لکھے جانے والے آرٹیکل سے یہ بات بالکل عیاں ہیں کہ وہ بھی پاکستان کے جہاد کے حوالے سے درج بالا شکوک و شبہات اور ابہامات پھیلانے میں سب سے آگے ہیں ۔وہ شخصیت حامد کمال الدین صاحب ہیں. !!

زیر نظر کتابچہ دراصل ان تمام شکوک و شبہات اور باطل تاویلات کے

رد پر محکم دلائل پر مشتمل ایک انمول مجموعہ ہے۔جس میں نہ صرف جہاد کی فرضیت کے حوالے سے مختصر مگرجامع بات کی جائے گی بلکہ پاکستان کے جہاد سے متعلق جو اشکلات و ابہامات حامد کمال الدین صاحب جیسی شخصیات کی جانب سے اٹھائے جاتے ہیں،ان کا رد بدلیل برہان پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ!

اللہ تعالیٰ ہمیں جہاد ِپاکستان کے حوالے سے اٹھائے جانے والے شکوک و شبہات سے محفوظ رکھے اور اس کے متعلق باطل تاویلات گڑھنے والوں کے فتنے سے دور رکھے۔آمین۔